سبق ۸

کتبہ

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو صدر دروازے کے باہر نام کی تختی اور قبروں کے کتبوں کے مفہوم سے آگاہ کرنا۔

۲۔ طلبہ کو غلام عباس کے افسانوی رنگ و اسلوب اور ان کے افسانوی مجموعوں کے ناموں سے آگاہ کرنا۔

۳۔ طلبہ کو ضرب المثل: ''تدبیر کند بندہ، تقدیر زند خندہ'' کا مفہوم سمجھانا۔

۴۔ طلبہ کو سرکاری ملازمین بالعموم کلرکوں کے طور طریقوں اور ان کے کاموں کی نوعیت سے آگاہ کرنا۔

۵۔ طلبہ کو افسانوی یا غیر افسانوی نثر پارہ پڑھنے کا کہنا اور اس میں موجود معلومات سے روشناس کرنا۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گرہستی	خانگی زندگی	چہل پہل	ہلچل، سرگرمی	مَسیں	مونچھوں کا رواں
گھٹیا	خراب، کم معیار	ہلچل	شور و غل	غیبی	جو نظر نہ آئے
سوزش	جلن، تکلیف	پُرلطف	مزے دار	شوقِ تحقیق	دریافت کا جذبہ
پھر بگڑنا	خراب ہونا، نقصان پہنچنا	نصب کرنا	لگانا، گاڑنا	مطلق	بالکل، قطعاً
نیک عمل	اچھا اور صحیح عمل	ہٹ دھرم	ضدی	آہنگ	موسیقی، ساز
غصہ	ناراضگی، غم و غصہ	مسرت	خوشی، خوشی کا احساس	محنت	سخت کام کرنا
دباؤ	پریشر، ذہنی دباؤ	کٹھن	مشکل، سخت	توفیق	اللہ کی مدد، کامیابی

مفاد	فائدہ، نفع	افسوس	دکھ، ملال	آلکس	سستی، کاہلی
اثاثہ	سامان سرمایہ	انٹرنس	میٹرک کا امتحان	پرفضا	خوش گوار، اچھی ہوا
پھلواریاں	پھولوں کی کیاریاں	پے درپے	مسلسل، لگاتار	ترمیم	تبدیلی، درستی
توند	بڑھا ہوا پیٹ	جلی حروف	بڑے بڑے حرف	چابک دستی	ہوشیاری، فن کاری
چوڑی چکلی	بہت زیادہ چوڑی	جہاں دیدہ	تجربہ کار	خس و خاشاک	گھاس پھوس، تنکے
خراماں خراماں	آہستہ آہستہ چلتے ہوئے	ڈسپیچر	دفتر سے کاغذات بھیجنے والا	دہکتا	روشن ہوتا
سعی لاحاصل	ناکام کوشش	رنگروٹ	بھرتی ہونے والا نیا سپاہی	سولا ہیٹ	انگریزی طرز کی چھجے دار ٹوپی
سنیاسی	جڑی بوٹیوں کا ماہر	غل غپاڑا	شورابا	طمانیت	خوشی، اطمینان
قفل	تالا، بندش	فارغ البالی	فرصت، فراغت	کاٹھ	لکڑی، کاٹھی
قماش	انداز، طور طریقہ	کندہ کرانا	پتھر کھود کر لکھوانا	کتبہ	پتھر پر لکھی ہوئی عبارت
کہنہ فروش	پرانی چیزیں بیچنے والا	کنگلا	بھوکا محتاج، تنگ حال	گھاگ	تجربہ کار آدمی
گدی	گردن کا پچھلا حصہ	محویت	گہری سوچ	لطیفۂ غیبی	اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیبی مدد

مرکزی خیال

یہ کہانی شریف حسین کلرک کی زندگی کی جدوجہد، خوابوں، مایوسیوں اور معمولی سی خوشی کے چھوٹے چھوٹے لمحات کے گرد گھومتی ہے۔ کہانی کا مرکزی کردار شریف حسین ایک معمولی سرکاری ملازم ہے جو اپنی زندگی کی معمولی تنخواہ اور محدود وسائل میں گزار رہا ہے۔ یہ کہانی ایک عام آدمی کی زندگی کی تلخ حقیقتوں، خوابوں کی ناکامی اور محنت وقسمت کے باہمی تضاد کو اُجاگر کرتی ہے۔ یہ اس بات کی تصویر کشی کرتی ہے کہ کس طرح معمولی سی امید بھی ایک شخص کی زندگی کو بدل سکتی ہے، اور جب وہ امید پوری نہ ہو تو مایوسی کتنا گہرا اثر ڈال سکتی ہے۔

خلاصہ

شریف حسین کے روزمرہ کی زندگی دفاتر کے ہجوم، گرمی کی شدت اور تانگوں کے سفر کے درمیان گزر رہی ہے۔ کہانی کی شروعات میں، ایک دن دفتر سے واپسی پر، وہ ایک کباڑی کی دکان سے سنگ مرمر کا ایک خوبصورت ٹکڑا خرید لیتا ہے۔ یہ ٹکڑا اس کی زندگی میں نئی امیدیں اور خواب جگا دیتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ ایک دن جب وہ ترقی کرے گا تو اس ٹکڑے پر اپنا نام کھدوائے گا اور اپنے نئے گھر کے دروازے پر نصب کرے گا۔ یہ سنگِ مرمر کا ٹکڑا، جو محض ایک بے مقصد خریداری تھی، شریف حسین کے خوابوں کی علامت بن جاتا ہے۔ وہ اسے تراشواتا ہے اور اس پر اپنا نام کھدواتا ہے۔ لیکن، جب وہ اسے اپنے موجودہ گھر میں لگانے کا سوچتا ہے، تو اسے احساس ہوتا ہے کہ اس کے گھر میں ایسی کوئی جگہ ہی نہیں ہے جہاں یہ ٹکڑا نصب کیا جا سکے۔ شریف حسین اپنی ترقی کے لیے سخت محنت کرتا ہے لیکن دفتری سیاست، قسمت، اور حالات کے سبب ہمیشہ پیچھے رہ جاتا ہے۔ ایک موقع پر، اسے عارضی طور پر درجہ اول کے کلرک کی جگہ دی جاتی ہے، جس سے اس کے اندر امید کی ایک کرن جاگتی ہے۔ وہ اس مختصر مدت میں اپنی محنت اور قابلیت کو ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے، لیکن جب اصل کلرک واپس آتا ہے، تو شریف حسین کو دوبارہ اپنے پرانے عہدے پر آنا پڑتا ہے۔ تین ماہ کی یہ مختصر خوشی شریف حسین کی زندگی پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ وہ پہلے سے زیادہ مایوس ہو جاتا ہے، لیکن اس کی روزمرہ زندگی ایک بار پھر معمول پر آ جاتی ہے۔ سنگِ مرمر کا ٹکڑا، جو ایک وقت میں اس کے خوابوں کا محور تھا، اب گھر کے کاٹھ کباڑ کے ساتھ بے مصرف پڑا رہ جاتا ہے۔

اقتباسات کی تشریح

■ نیچے دیے ہوئے نثر پارے کی تشریح کریں۔ تشریح سے پہلے مصنف کا نام، سبق کا عنوان اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیں۔

عبارت نمبر ا

گرمی کا زمانہ، سہ پہر کا وقت، سڑکوں پر درختوں کے سائے لمبے ہونے شروع ہو گئے تھے مگر ابھی تک زمین کی تپش کا یہ حال تھا کہ جوتوں کے اندر تلوے جھلسے جاتے تھے۔ ابھی ابھی ایک چھڑکاؤ گاڑی گزری تھی۔ سڑک پر جہاں جہاں پانی پڑا تھا بخارات اٹھ رہے تھے۔ شریف حسین کلرک درجہ دوم، معمول سے کچھ سویرے دفتر سے نکلا اور اس بڑے پھاٹک کے باہر آ کر کھڑا ہو گیا جہاں سے تانگے والے شہر کی سواریاں لے جایا کرتے تھے۔ گھر لوٹتے ہوئے آدھے راستے تک تانگے میں سوار ہو کر جانا ایک ایسا لطف تھا جو اسے مہینے کے شروع کے چار پانچ روز ہی ملا کرتا تھا اور آج کا دن انھی مبارک دنوں میں سے ایک تھا۔ آج خلافِ معمول تنخواہ کے آٹھ روز بعد اس کی جیب میں پانچ روپے کا نوٹ اور کچھ آنے پیسے پڑے تھے۔

حوالۂ متن: **سبق کا عنوان:** کتبہ

مصنف کا نام: غلام عباس

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

سہ پہر	دوپہر بعد	تلوے	پاؤں کے نیچے کے حصے	چھڑکاؤ گاڑی	پانی چھڑکنے والی گاڑی
بخارات	بھاپ	پھاٹک	بڑا دروازہ	خلافِ معمول	معمول کے خلاف

سیاق وسباق

یہ پیراگراف غلام عباس کی کہانی کتبہ سے لیا گیا ہے، جو ایک منفرد انداز میں روزمرہ کی زندگی کے ایک لمحے کی عکاسی کرتا ہے۔ سیاق وسباق میں، ہم ایک گرم سہ پہر کا منظر دیکھتے ہیں جہاں درختوں کے سائے لمبے ہو رہے ہیں، لیکن زمین کی گرمی اس قدر ہے کہ انسان کو چلنے میں مشکل محسوس ہوتی ہے۔ کہانی کا مرکزی کردار، شریف حسین، ایک کلرک ہے جو اپنے دفتر سے جلدی نکلتا

ہے۔ وہ پھاٹک کے قریب کھڑا ہے جہاں تانگے والے شہر کی سواریاں لے جاتے ہیں۔ اس کا دل خوش ہے کیونکہ آج اسے اپنی تنخواہ ملنے کے بعد کچھ پیسے ملے ہیں، جو اس کے لیے خوشی کا باعث ہیں۔ یہ روزمرہ کی زندگی کی چھوٹی خوشیوں کی عکاسی کرتا ہے، جہاں شریف حسین کی جیب میں پیسے ہونے کی وجہ سے وہ اپنے گھر لوٹنے کے سفر کو ایک لطف سمجھتا ہے۔

تشریح

اس پیراگراف میں، گرم موسم کی شدت میں شریف حسین، جو ایک عام کلرک ہے، اپنے دفتر سے جلدی نکلتا ہے۔ وہ پھاٹک کے قریب تانگے کا انتظار کر رہا ہے، جسے سواریاں لے جانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ آج اس کی جیب میں معمول کے خلاف تنخواہ کے کچھ بچے ہوئے پیسے ہیں، جس کی وجہ سے وہ خوش ہے۔ اس کی خوشی روزمرہ کی زندگی کی چھوٹی خوشیوں کی عکاسی کرتی ہے، جو عام لوگوں کی زندگی کی سادگی اور مالی حالت کی اہمیت کو اُجاگر کرتی ہے۔ یہ منظر انسانی جذبات، امید اور معمولات کی تبدیلی کو بیان کرتا ہے، جو زندگی کی خوبصورتی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

عبارت نمبر۲

ان کلرکوں میں ہر عمر کے لوگ تھے۔ ایسے کم عمر بھولے بھالے اور ناتجربہ کار بھی جن کی ابھی مَسیں بھی پوری نہیں بھیگی تھیں اور جنھیں ابھی سکول سے نکلے تین مہینے بھی نہیں ہوئے تھے اور ایسے عمر رسیدہ، جہاں دیدہ گھاگ بھی، جن کی ناک پر سالہا سال عینک کے استعمال کے باعث گہرا نشان پڑ گیا تھا اور جنھیں اس سڑک کے اتار چڑھاؤ دیکھتے دیکھتے پچیس پچیس، تیس تیس برس ہو چکے تھے۔ بیشتر کارکنوں کی پیٹھ میں گدی میں ذرا نیچے خم سا آ گیا تھا اور کند استروں سے متواتر داڑھی مونڈتے رہنے کے باعث ان کے گالوں اور ٹھوڑی پر بالوں میں جڑیں پھوٹ نکلی تھیں جنھوں نے بے شمار ننھی پھنسیوں کی شکل اختیار کر لی تھی۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** کتبہ

مصنف کا نام: غلام عباس

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

بھولے بھالے	معصوم، ناتجربہ کار	عمر رسیدہ	بوڑھے	جہاں دیدہ	تجربہ کار
گھاگ	چالاک، ہوشیار	متواتر	مسلسل	مَسیں	مونچھوں کا رواں

سیاق وسباق

غلام عباس کی تحریر کتبہ میں یہ پیراگراف مختلف عمر کے کلرکوں کا منظر پیش کرتا ہے۔ یہاں نوجوان، ناتجربہ کار لوگ ہیں جو حال ہی میں سکول سے نکلے ہیں اور تجربہ کار عمر رسیدہ لوگ بھی ہیں جو طویل عرصے سے کام کر رہے ہیں۔ مصنف نے کارکنوں کی جسمانی حالت اور ان کے تجربات کی عکاسی کی ہے، جیسے کہ عینک کے نشان اور چہرے پر پھنسیاں۔ یہ تصویر کشی محنت، معاشرتی تعلقات اور زندگی کے مختلف تجربات کو اُجاگر کرتی ہے، جس سے یہ معلوم :وتا ہے کہ ہر فرد کا تجربہ اور شناخت مختلف ہوتی ہے۔

تشریح

نوجوان کلرکوں کا ذکر، ان کی ناتجربہ کاری اور معصومیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ ابھی اپنی زندگی کی راہوں پر گامزن ہیں اور ان کے تجربات ابھی شروع ہوئے ہیں۔ بوڑھے کلرک جو کئی سالوں سے کام کر رہے ہیں، ان کے چہرے اور جسم پر آنے والے اثرات ان کے طویل تجربات کی کہانی بیان کرتے ہیں۔ ان کی ناک پر عینک کے نشان اور چہرے پر موجود پھنسیاں ان کی محنت اور زندگی کی مشکلات کو ظاہر کرتی ہیں۔ کارکنوں کی جسمانی حالت، جیسے پیٹھ میں جھکاؤ اور چہرے پر بالوں کی جڑیں، اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ روزمرہ کی محنت کس طرح انسان کی جسمانی حالت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ محنت کی حقیقت کو سامنے لاتی ہے کہ کس طرح کام کرنے کے دوران جسم پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بالغ کلرکوں کی حالت ان کی محنت کی تلخی کو بھی ظاہر کرتی ہے۔ وہ اپنی زندگی کی تلخیوں کا سامنا کر چکے ہیں اور یہ چیز ان کی شخصیت میں نمایاں ہے۔

عبارت نمبر۳

رات کو جب وہ کھلے آسمان کے نیچے اپنے گھر کی چھت پر اکیلا بستر پر کروٹیں بدل رہا تھا تو اس سنگ مرمر کے ٹکڑے کا ایک مصرف اس کے ذہن میں آیا۔ خدا کے کارخانے عجیب ہیں۔ وہ بڑا غفور الرحیم ہے۔ کیا عجب اس کے دن پھر جائیں۔ وہ کلرک درجہ دوم سے ترقی کرکے سپرنٹنڈنٹ بن جائے اور اس کی تنخواہ چالیس سے بڑھ کر چار سو ہو جائے۔۔۔ یہ نہیں تو کم سے کم ہیڈ کلرک ہی سہی۔ پھر اسے ساجھے کے مکان میں رہنے کی ضرورت نہ رہے بلکہ وہ کوئی چھوٹا سا مکان لے لے اور اس مرمریں ٹکڑے پر اپنا نام کندہ کرا کے دروازے کے باہر نصب کر دے۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان:** کتبہ

مصنف کا نام: غلام عباس

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

مصرف	استعمال یا مقصد
غفور الرحیم	اللہ کے دو صفاتی نام جو اس کی بے پایاں رحمت اور معافی کو ظاہر کرتے ہیں۔
کلرک	ایک دفتر یا انتظامی کام کرنے والا ملازم
سپرنٹنڈنٹ	ایک اعلیٰ عہدے پر فائز افسر
ہیڈ کلرک	دفتر کا سربراہ
ساجھے کا مکان	کرائے پر لیا ہوا مشترکہ مکان

سیاق و سباق

یہ نثر پارہ غلام عباس کی تحریر ''کتبہ'' سے لیا گیا ہے، جس میں ایک شخص کی ذہنی کیفیت اور خوابوں کا بیان ہے۔ رات کو چھت پر اکیلا لیٹا وہ اپنی معمولی نوکری کے بارے میں سوچتا ہے اور امید کرتا ہے کہ وہ ترقی کر کے اہم عہدے پر پہنچے گا۔ اس کے ذہن میں ایک سنگ مرمر کا ٹکڑا آتا ہے، جس پر وہ اپنا نام لکھوا کر خوشحال زندگی کا تصور کرتا ہے۔

تشریح

اس نثر پارے میں ایک شخص کی غم و امید کی عکاسی کی گئی ہے۔ رات کو اکیلا بستر پر کروٹیں بدلتے ہوئے وہ اپنی زندگی کے بارے میں سوچ رہا ہے اور ایک دن ترقی کر کے ایک بڑے عہدے پر پہنچنے کی امید رکھتا ہے۔ اس کی سوچ میں ایک سنگ مرمر کا ٹکڑا آتا ہے جسے وہ اپنے نام کی تختی بنا کر دروازے کے باہر لگانے کا تصور کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خود کو ایک اچھے مقام پر دیکھنا چاہتا ہے اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔

تفہیمِ عبارت

درج ذیل عبارت کو پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

شہر سے کوئی ڈیڑھ دو میل کے فاصلے پر پرفضا باغوں اور پھلواریوں میں گھری ہوئی قریب

قریب ایک ہی وضع کی بنی ہوئی عمارتوں کا ایک سلسلہ ہے جو دور تک پھیلتا چلا گیا ہے۔ عمارتوں میں کئی چھوٹے بڑے دفتر ہیں جن میں کم و بیش چار ہزار آدمی کام کرتے ہیں۔ دن کے وقت اس علاقے کی چہل پہل اور گہما گہمی عموماً کمروں کی چار دیواریوں ہی میں محدود رہتی ہے مگر صبح کو ساڑھے دس بجے سے پہلے اور سہ پہر کو ساڑھے چار بجے کے بعد وہ سیدھی اور چوڑی چکلی سڑک، جو شہر کے بڑے دروازے سے اس علاقے تک جاتی ہے، ایک ایسے دریا کا روپ دھار لیتی ہے جو پہاڑوں پر سے آیا ہو اور اپنے ساتھ بہت سا خس و خاشاک بہا لایا ہو۔

سوالات اور جوابات

۱۔ اس علاقے کی عمارتوں کی خصوصیت کیا ہے؟

جواب: اس علاقے کی عمارتوں کی ایک ہی خصوصیت ہے اور یہ باغات اور پھلواریوں میں گھری ہوئی ہے۔

۲۔ اس علاقے میں کتنے لوگ کام کرتے ہیں؟

جواب: اس علاقے میں کم و بیش چار ہزار آدمی کام کرتے ہیں۔

۳۔ دن کے وقت اس علاقے میں کیا ہوتا ہے؟

جواب: دن کے وقت اس علاقے کی چہل پہل اور گہما گہمی عموماً کمروں کی چار دیواریوں ہی میں رہتی ہے۔

۴۔ صبح اور شام کے اوقات میں اس علاقے کی سڑک کا کیا حال ہوتا ہے؟

جواب: صبح کو ساڑھے دس بجے سے پہلے اور سہ پہر کو ساڑھے چار بجے کے بعد سڑک ایک دریا کا روپ دھار لیتی ہے جو پہاڑوں سے آیا ہو اور اپنے ساتھ بہت سا خس و خاشاک لے کر آتا ہو۔

۵۔ اس علاقے کی سڑک کا ذکر کس انداز میں کیا گیا ہے؟

جواب: سڑک کا ذکر ایک دریا کی طرح کیا گیا ہے جو پہاڑوں سے آیا ہو اور اپنے ساتھ خس و خشاک بہا لایا ہو۔

۶۔ اس عبارت کا موزوں عنوان تجویز کریں۔

جواب: اس عبارت کا موزوں عنوان ”دفاتر کا علاقہ اور اس کی چہل پہل“ ہے۔

حل مشقی سوالات

درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) شریف حسین کو تانگے میں سوار ہونے کا لطف تھا:

(الف) مہینے کے آخری روز (ب) مہینے کے ابتدائی روز

(ج) مہینے کے وسط میں　(د) مہینا بھر

(ii) شریف حسین کی جیب میں کچھ رقم اس لیے تھی کہ:

(الف) اس نے بچت کی تھی　(ب) اسے تنخواہ دیر سے ملی تھی

(ج) کہیں سے قرض مل گیا تھا　(د) اس کی بیوی اور بچے میکے گئے ہوئے تھے

(iii) کلرکوں میں لوگ شامل تھے:

(الف) نئے بھرتی ہونے والے　(ب) ادھیڑ عمر

(ج) عمر رسیدہ　(د) ہر عمر کے

(iv) شریف حسین کے خیال میں سنگ مرمر کے ٹکڑے کا مصرف تھا کہ:

(الف) کسی کو تحفہ دیا جائے　(ب) صدر دروازے پر لگایا جائے

(ج) مطالعے کی میز پر رکھا جائے　(د) منڈیر پر سجا دیا جائے

(v) شریف حسین کی موت کے بعد سنگ مرمر کا ٹکڑا:

(الف) یوں ہی گھر میں پڑا رہا　(ب) کہیں گم ہو گیا

(ج) بیچ دیا گیا　(د) اس کی قبر کا کتبہ بنا

جوابات

(i)	(ب)	(ii)	(د)	(iii)	(د)	(iv)	(ب)	(v)	(د)

اہم کثیر الانتخابی سوالات

۱۔ شریف حسین کا پسندیدہ مشغلہ کیا تھا؟

(الف) تانگے میں سوار ہونا　(ب) کتابوں کا مطالعہ کرنا

(ج) گانے سننا　(د) کھیل کھیلنا

۲۔ شریف حسین کو تنخواہ کب ملتی تھی؟

(الف) ماہ کے شروع میں　(ب) مہینے کے آخری دنوں میں

(ج) مہینے کے وسط میں　(د) کبھی نہیں

۳۔ شریف حسین کے لیے سب سے بڑی فکری چیز کیا تھی؟

(الف) اپنی جیب کی رقم　(ب) اس کا کام

(ج) اس کی بیوی　(د) اس کے بچے

۴۔ شریف حسین کی زندگی میں اس کے اہم ساتھی کون تھے؟

(الف) اس کی بیوی (ب) اس کے بچے

(ج) اس کے دوست (د) اس کے ساتھ کام کرنے والے لوگ

۵۔ شریف حسین کا طرز زندگی کس طرح کا تھا؟

(الف) بہت سادہ (ب) بہت پیچیدہ

(ج) بہت پرتعیش (د) معمولی

۶۔ شریف حسین کو اپنے کام میں کتنی دلچسپی تھی؟

(الف) زیادہ (ب) کم

(ج) بہت زیادہ (د) بالکل نہیں

۷۔ شریف حسین کی موت کے بعد سنگ مرمر کا ٹکڑا کہاں سے ملا؟

(الف) بوری میں سے (ب) دراز میں سے

(ج) الماری میں سے (د) صندوق میں سے

۸۔ شریف حسین کی جیب میں کتنی رقم تھی؟

(الف) بہت زیادہ (ب) کچھ تھوڑی سی رقم

(ج) کوئی رقم نہیں (د) وہ قرض میں ڈوبا ہوا تھا

۹۔ افسروں نے شریف حسین کو کس عہدے پر عارضی طور پر تعینات کیا؟

(الف) سپرنٹنڈنٹ (ب) درجہ اول کا کلرک

(ج) درجہ دوم کا کلرک (د) اکاؤنٹنٹ

۱۰۔ شریف حسین کی زندگی کا اہم مقصد کیا تھا؟

(الف) پیسہ کمانا (ب) عزت حاصل کرنا

(ج) سکون کی زندگی گزارنا (د) دنیا بھر میں سفر کرنا

۱۱۔ شریف حسین کے لیے اس کے کام کا کیا مقصد تھا؟

(الف) خوشی کا ذریعہ (ب) معاشی حالت بہتر کرنا

(ج) نئی مہارتیں سیکھنا (د) تنقید سے بچنا

۱۲۔ شریف حسین کے خیالات میں سنگ مرمر کے ٹکڑے کا کیا مقام تھا؟

(الف) بے مقصد (ب) مستقبل کی امید کی علامت

(ج) گھریلو استعمال کی چیز (د) بچوں کا کھلونا

۱۳۔ شریف حسین کا زندگی میں کیا چیز سب سے اہم تھی؟

(الف) اطمینان حاصل کرنا (ب) عزت حاصل کرنا

(ج) دولت حاصل کرنا (د) شہرت حاصل کرنا

۱۴۔ شریف حسین کی بیوی اور بچے کہاں گئے ہوئے تھے؟

(الف) کام پر (ب) تعطیلات پر

(ج) میکے (د) دوسرے شہر

۱۵۔ شریف حسین کا کام کس نوعیت کا تھا؟

(الف) ہنر کا کام (ب) دفتری کام

(ج) کاروبار (د) کھیتوں میں کام

۱۶۔ شریف حسین کے ساتھ کام کرنے والوں میں کس قسم کے لوگ تھے؟

(الف) صرف نوجوان (ب) عمر رسیدہ

(ج) ہر عمر کے لوگ (د) صرف مرد

۱۷۔ شریف حسین کس درجے کا کلرک تھا؟

(الف) درجہ اول (ب) درجہ دوم

(ج) درجہ سوم (د) سپرنٹنڈنٹ

۱۸۔ شریف حسین نے سنگ مرمر کے ٹکڑے کی قیمت کیا لگائی تھی؟

(الف) دو روپے (ب) تین روپے

(ج) ایک روپیہ (د) بارہ آنے

۱۹۔ شریف حسین کی بیوی مہینے کے شروع میں کہاں گئی تھی؟

(الف) بازار (ب) میکے

(ج) دفتر (د) کسی دوست کے گھر

۲۰۔ سنگ مرمر ٹکڑے کو خریدنے کے بعد شریف حسین نے اسے کہاں رکھا؟

(الف) الماری میں (ب) صندوق میں

(ج) دروازے کے باہر (د) باورچی خانے میں

۲۱۔ شریف حسین کے گھر میں سنگ مرمر کا ٹکڑا بعد میں کہاں پہنچا دیا گیا؟

(الف) باورچی خانے میں (ب) بچوں کے کمرے میں

(ج) کاٹھ کے پرانے بکس میں   (د) صحن میں

۲۲۔ شریف حسین کس امید کے تحت کتبہ بنواتا ہے؟

(الف) اپنی ترقی کی خوشی منانے   (ب) گھر کی تزئین کے لیے

(ج) اپنے نام کی تشہیر کے لیے

(د) مستقبل میں اپنے مکان کے باہر لگانے کے لیے

۲۳۔ شریف حسین نے سنگ مرمر کے ٹکڑے پر کس چیز کا اضافہ کروایا؟

(الف) خوش نما بیلیں   (ب) اپنے بیٹے کا نام

(ج) دفتری عہدہ   (د) قفل کی تصویر

۲۴۔ شریف حسین نے دفتر میں کس چیز کی امید باندھی تھی؟

(الف) سپرنٹنڈنٹ بننے کی   (ب) زیادہ تنخواہ ملنے کی

(ج) ملازمت چھوڑنے کی   (د) ساتھیوں سے تعریف کی

۲۵۔ سنگ مرمر کے ٹکڑے کے خریدنے کے بعد شریف حسین کا مزاج کیسا ہوگیا؟

(الف) افسردہ   (ب) پرجوش

(ج) ناراض   (د) لاپرواہ

۲۶۔ شریف حسین نے سنگ مرمر کے ٹکڑے کو پہلی بار کہاں دیکھا تھا؟

(الف) مسجد کے باہر   (ب) نیلامی میں

(ج) کباڑی کی دکان میں   (د) دفتر میں

۲۷۔ شریف حسین کا دفتری کام کے بارے میں کیا رویہ تھا؟

(الف) محنتی   (ب) لاپرواہ

(ج) غیر ذمہ دار   (د) خودغرض

۲۸۔ کتبہ بنانے کے بعد شریف حسین نے اسے کس دکان پر تیار کروایا؟

(الف) درزی کی   (ب) سنگ تراش کی

(ج) لکڑی کے کاریگر کی   (د) فوٹوگرافر کی

۲۹۔ کہانی کے اختتام پر شریف حسین کی ترقی کے بارے میں کیا ہوتا ہے؟

(الف) مستقل ترقی ملتی ہے   (ب) عارضی ترقی ختم ہوجاتی ہے

(ج) اس کا عہدہ کم کردیا جاتا ہے   (د) اسے نوکری سے نکال دیا جاتا ہے

جوابات

۱۔	(الف)	۲۔	(الف)	۳۔	(ب)	۴۔	(د)	۵۔	(الف)
۶۔	(الف)	۷۔	(الف)	۸۔	(ب)	۹۔	(ب)	۱۰۔	(ج)
۱۱۔	(ب)	۱۲۔	(ب)	۱۳۔	(ج)	۱۴۔	(ج)	۱۵۔	(ب)
۱۶۔	(ج)	۱۷۔	(ب)	۱۸۔	(ج)	۱۹۔	(ب)	۲۰۔	(الف)
۲۱۔	(ج)	۲۲۔	(د)	۲۳۔	(الف)	۲۴۔	(الف)	۲۵۔	(ب)
۲۶۔	(ج)	۲۷۔	(الف)	۲۸۔	(ب)	۲۹۔	(ب)	۳۰۔	(ب)

(۲) سبق کتبہ" کے متن کے مطابق دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) شریف حسین اپنے دفتر میں کس حیثیت سے ملازم تھا؟

جواب: شریف حسین اپنے دفتر میں کلرک کی حیثیت سے ملازم تھا۔ وہ ایک معمولی عہدے پر کام کرتا تھا، لیکن اس کا رویہ اور کام کی محبت اسے دوسروں سے ممتاز کرتی تھی۔

(ب) کلرکوں کی ٹولیوں میں کس طرح کے لوگ شامل تھے؟

جواب: کلرکوں کی ٹولیوں میں ہر عمر کے لوگ شامل تھے۔ ان میں نوجوان، ادھیڑ عمر اور بزرگ افراد شامل تھے، جو مختلف تجربات اور صلاحیتوں کے حامل تھے۔

(ج) شریف حسین نے سنگ مرمر کے نفیس ٹکڑے کا کیا استعمال سوچا تھا؟

جواب: شریف حسین نے سنگ مرمر کے نفیس ٹکڑے کو دروازے کے باہر نصب کرنے کا سوچا تھا تاکہ یہ اس کے مکان میں سکون اور حسن کا باعث بنے۔

(د) شریف حسین کی موت کن حالات میں واقع ہوئی؟

جواب: شریف حسین کی موت انتہائی مشکل اور کسمپرسی کے حالات میں واقع ہوئی۔ اُسے سردی کی وجہ سے نمونیا ہو گیا اور چار دن بستر پر پڑے رہنے کے بعد وہ مر گیا۔

(ہ) شریف حسین کی موت کے بعد اس کا بڑا بیٹا سنگ مرمر کے ٹکڑے کو کس مصرف میں لایا؟

جواب: شریف حسین کی موت کے بعد اس کے بڑے بیٹے نے کتبہ اپنے باپ کی قبر پر نصب کر دیا۔

اہم مختصر جوابی سوالات

۱۔ شریف حسین کا دفتر میں کیا کام تھا؟

جواب: شریف حسین اپنے دفتر میں کلرک کے طور پر کام کرتا تھا۔ وہ ایک معمولی عہدے پر تھا مگر اپنی

محنت اور لگن سے وہ اپنے کام میں ممتاز تھا۔

۲۔ شریف حسین کا روزمرہ کا معمول کیا تھا؟

جواب: شریف حسین کا روزمرہ کا معمول سادہ اور معمولی تھا۔ وہ دن بھر دفتر میں کام کرتا اور شام کو گھر واپس آ کر اپنی زندگی کی چھوٹے چھوٹے خوشیوں کا لطف لیتا تھا۔

۳۔ شریف حسین کی جیب میں کچھ رقم کیوں تھی؟

جواب: شریف حسین کی جیب میں کچھ رقم اس لیے تھی کہ اس کی بیوی مہینے کے شروع ہی میں بچوں کو لے کر میکے چلی گئی تھی تا کہ کسی ضرورت پڑنے پر وہ استعمال کر سکے۔

۴۔ شریف حسین کا سنگ مرمر کے ٹکڑے سے کیا تعلق تھا؟

جواب: شریف حسین کو سنگ مرمر کا ٹکڑا بہت پسند تھا اور وہ اسے دروازے کے باہر نصب کرنا چاہتا تھا۔

۵۔ شریف حسین نے سنگ مرمر کے ٹکڑے کو کہاں رکھنے کا ارادہ کیا تھا؟

جواب: شریف حسین نے سنگ مرمر کے ٹکڑے کو اپنے مستقبل کے مکان کے دروازے کے باہر نصب کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ وہ اسے اپنی ترقی اور خوشحالی کی علامت سمجھتا تھا اور امید رکھتا تھا کہ ایک دن وہ ایسا مکان بنائے گا جہاں یہ ٹکڑا لگایا جا سکے۔

۶۔ شریف حسین کا سنگ مرمر کے ٹکڑے کے بارے میں خیال کیوں اہم تھا؟

جواب: شریف حسین کا سنگ مرمر کے ٹکڑے کے بارے میں خیال اس لئیا ہم تھا کہ وہ اسے اپنی زندگی کی علامت سمجھتا تھا۔ اس ٹکڑے کو رکھنے کا اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کا نصب العین اور اخلاق ہمیشہ زندہ رہے۔

۷۔ شریف حسین کا روزمرہ کے کام کے بارے میں کیا سوچ تھا؟

جواب: شریف حسین اپنے روزمرہ کے کام میں بہت مخلص تھا اور وہ دفتر میں معمولی کاموں کو بھی محنت اور لگن سے کرتا تھا۔

۸۔ شریف حسین کی زندگی کی سب سے بڑی خصوصیت کیا تھی؟

جواب: شریف حسین کی زندگی کی سب سے بڑی خصوصیت اس کی شرافت اور ایمانداری تھی۔ وہ ہمیشہ سچائی کے راستے پر چلنے کی کوشش کرتا تھا اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کے اصولوں پر عمل کرتا تھا۔

۹۔ شریف حسین کا سنگ مرمر کے ٹکڑے کے بارے میں کیا خیال تھا؟

جواب: شریف حسین کا خیال تھا کہ سنگ مرمر کا ٹکڑا اس کے لیے کسی خوبصورت تحفے سے کم نہیں اور وہ

اسے اپنی مطالعہ کی میز پر رکھنا چاہتا تھا۔

۱۰۔ شریف حسین کی موت کیسے ہوئی؟

جواب: شریف حسین کی موت سرد اور تند ہوا سے نمونیا ہو جانے کے باعث ہوئی۔

۱۱۔ شریف حسین کی زندگی کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے؟

جواب: شریف حسین کی زندگی سادہ اور معمولی تھی، مگر اس کی محنت اور اخلاص نے اسے دوسروں سے ممتاز کیا۔

۱۲۔ شریف حسین کی جیب میں کتنی رقم تھی؟

جواب: شریف حسین کی جیب میں پانچ روپے کا نوٹ اور کچھ آنے پیسے تھے۔

۱۳۔ شریف حسین کے بارے میں کیا خاص بات تھی؟

جواب: شریف حسین کی خاص بات اس کا محنتی اور خواب دیکھنے والا مزاج تھا۔ وہ ایک عام مزدور ہونے کے باوجود مستقبل میں اپنی ترقی اور خوشحالی کا خواب دیکھتا تھا۔

۱۴۔ شریف حسین کی موت کا اثر اس کے گھر والوں پر کیا ہوا؟

جواب: شریف حسین کی موت کا اس کے گھر والوں پر گہرا اثر ہوا۔ اس کی بیوی اور بچوں کے لیے یہ صدمہ نہ صرف جذباتی بلکہ مالی طور پر بھی بہت بھاری تھا، کیونکہ شریف حسین ان کا واحد کفیل تھا۔ اس کی وفات نے ان کی زندگی میں مشکلات اور غم کے دروازے کھول دیے۔

۱۵۔ شریف حسین کے بارے میں اس کے ساتھیوں کی کیا رائے تھی؟

جواب: شریف حسین کے ساتھیوں کی رائے تھی کہ وہ ایک محنتی، دیانتدار اور نرم دل انسان تھا۔ وہ ہر کسی کے ساتھ خلوص اور محبت سے پیش آتا تھا اور اس کی شرافت و اخلاق کی مثالیں دی جاتی تھیں۔ اس کی نیکی اور فرض شناسی کی وجہ سے سب اس کی عزت کرتے تھے۔

۱۶۔ شریف حسین کی زندگی کے بعد سنگ مرمر کا ٹکڑا کہاں گیا؟

جواب: شریف حسین کی زندگی کے بعد کے بعد بیٹے نے سنگ مرمر کے ٹکڑے کو قبر کے کتبہ کے طور پر استعمال کیا تا کہ اپنے والد کی یاد کو محفوظ رکھ سکے۔

۱۷۔ شریف حسین کے دفتر میں کام کرنے والے لوگ کیسے تھے؟

جواب: شریف حسین کے دفتر میں کام کرنے والے لوگ محنتی، ذمہ دار اور قابل اعتماد تھے۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے اور کام کی مکمل کی تفصیل سے نگرانی کرتے تھے۔

۱۸۔ شریف حسین کی روزمرہ کی زندگی میں کیا تبدیلی آئی؟

جواب: شریف حسین کی روزمرہ کی زندگی میں اس کی وفات کے بعد بڑی تبدیلی آئی۔ اس کے جانے کے بعد اس کے گھر والوں اور دوستوں کی زندگی میں غم اور اداسی نے جگہ لے لی تھی اور ان کا معمولی سکون ختم ہو گیا تھا۔

۳۔ **دیے ہوئے الفاظ و تراکیب کے معانی لکھیں اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کریں۔**

آلکس	ترمیم	خس و خاشاک	کنگلا	کِواڑ	نقش و نگار

جواب:

الفاظ	معانی	جملہ
آلکس	سُستی	نواز سارا دن آلکس کا شکار رہا۔
ترمیم	تبدیلی یا اصلاح	حکومت نے قوانین میں ترمیم کی تا کہ عوام کی مشکلات کو حل کیا جا سکے۔
خس و خاشاک	گھاس پھوس کوڑا کرکٹ	ساحل پر پھیلے ہوئے خس و خاشاک نے منظر کو غمگین بنا دیا تھا۔
کنگلا	انتہائی غریب، مفلس	پورے مہینے کی محنت کے باوجود وہ کنگلا ہو گیا کیونکہ اس کی کمائی کم تھی۔
کِواڑ	کھڑکی یا دروازے کا پٹ، جو کھلتا اور بند ہوتا ہے	اس کمرے کا کِواڑ اس قدر زنگ آلود تھا کہ اسے کھولنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔
نقش و نگار	کسی چیز کے سجانے یا آرائش کے لیے بنائے گئے ڈیزائن، بیل بوٹے	اس قدیم مکتبہ میں کتابوں کی جلدیں نقش و نگار والی تھیں۔

اصنافِ نثر

نثر کی مختلف اصناف میں داستان، ناول، افسانہ، ڈراما، سیرت نگاری، سوانح عمری، خود نوشت، خاکہ، سفر نامہ، مکتوب نگاری اور مضمون نویسی وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں سے یہاں ہم صرف داستان، ناول، افسانہ اور ڈراما کی اقسام پر مختصر روشنی ڈالیں گے۔ ان اصناف کا مقصد ادب کے مختلف پہلوؤں کو پیش کرنا ہے، جہاں ہر ایک صنف اپنی نوعیت اور خصوصیات کے مطابق پڑھنے والوں کو

مخصوص نوعیت کی تفریح اور معلومات فراہم کرتی ہے۔

داستان

کہانی کو بیان کرنے کی صنف کو ’’کہانی‘‘ یا ’’قصہ‘‘ کہتے ہیں، جس کا مترادف لفظ ’’حکایت‘‘ بھی ہے۔ داستان قصے کہانیوں کی قدیم ترین قسم ہے، اور ماضی میں قصہ خوانی یا داستان گوئی ایک باقاعدہ فن سمجھا جاتا تھا۔ یہ فن عربی اور فارسی سے اُردو میں منتقل ہوا اور بڑے شہروں میں مخصوص جگہوں اور اوقات میں داستان سننے کا انتظام ہوتا تھا۔ لوگ ان مقامات پر بڑی دلچسپی سے جمع ہو کر داستانیں سنتے تھے۔ حیدر آباد، دہلی، لکھنؤ اور لاہور جیسے شہروں میں اس طرح کی جگہیں آج بھی یادگار کے طور پر موجود ہیں پشاور کا قصہ خوانی بازار اسی دور کا نشان ہے۔ اُردو میں داستان گوئی کا یہ سکہ تقریباً ایک صدی تک رہا، مگر انگریزی ادب کے اثرات کی وجہ سے ہم نے داستان گوئی سے دوری اختیار کی اور ایک نئی صنف نثر، ’’ناول‘‘ کا آغاز ہوا۔

ناول

’’ناول‘‘ ایک انگریزی لفظ ہے جس کے معنی ’’انوکھا‘‘ یا ’’اچھوتا‘‘ ہیں۔ ادب کی اصطلاح میں ناول ایک ایسی کہانی کو کہا جاتا ہے جس میں واقعات حقیقت اور فطرت کے مطابق ہوتے ہیں۔ ناول کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں فرضی یا مافوق الفطرت باتوں سے پرہیز کیا جاتا ہے، جبکہ داستان میں خیالی اور غیر حقیقت پسندانہ عناصر شامل ہوتے ہیں۔ ناول کا موضوع عموماً انسان ہوتا ہے اور اس میں اس کے موجودہ حالات، مشکلات اور تجربات کو پیش کیا جاتا ہے۔ اس کی بنیاد حقیقت پر ہوتی ہے اور یہ انسان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کرتا ہے۔ آج بھی ناول ایک مقبول صنف ہے اور اس کے مطالعے کا سلسلہ جاری ہے۔ اُردو ادب میں ڈپٹی نذیر احمد کو پہلا ناول نگار مانا جاتا ہے اور ان کی خدمات کو ادب کے نقادوں نے تسلیم کیا ہے۔

افسانہ

افسانہ ایک مختصر تحریر ہوتی ہے جس میں کسی واقعے یا کردار کی جھلک پیش کی جاتی ہے۔ انگریزی میں اسے "Short Story" کہا جاتا ہے۔ اُردو میں افسانے کا آغاز انگریزی ادب

کے اثر سے ہوا۔ مغربی زبانوں میں پہلے طویل قصے، کہانیاں اور ناول لکھنے کا رواج تھا، لیکن جب انسان کی زندگی تیز تر اور مصروف ہوگئی، تو اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ ادب کی کوئی ایسی صنف ہو جو کم وقت میں پڑھنے والے کو سکون اور تسکین دے سکے۔ اسی ضرورت کے تحت افسانے کا آغاز ہوا۔ اس صنف میں عموماً ایک محدود داستان پیش کی جاتی ہے جو قاری کو مختصر وقت میں متاثر کرتی ہے۔

غلام عباس کی تحریر "کتبہ" بھی ایک مشہور افسانہ ہے جو نصاب میں شامل ہے۔

ڈراما

ڈراما ایک نثری صنف ادب ہے جس میں ایک مکمل کہانی کو کرداروں کی حرکات، سکنات اور مکالموں کے ذریعے سٹیج پر پیش کیا جاتا ہے۔ انگریزی زبان میں "ڈراما" کا مطلب "عمل کر کے دکھانا" ہے۔ ڈرامے عموماً دو قسم کے ہوتے ہیں: المیہ اور طربیہ۔ المیہ ڈراموں میں المیہ یا غمگین واقعات دکھائے جاتے ہیں، جب کہ طربیہ ڈراموں میں خوشی اور تفریح کا ماحول ہوتا ہے۔ اُردو ڈرامے کی تاریخ میں آغا حشر کاشمیری کا نام اہمیت رکھتا ہے، جنھوں نے اُردو ڈرامے کو ایک نئی پہچان دی۔ آج کل ٹیلی ڈرامے بھی بہت مقبول ہیں اور لوگوں کے درمیان بہت شوق سے دیکھے جاتے ہیں۔

(۴) سبق "کتبہ" کے متن کو مدنظر رکھ کر درست بیان کے آگے (✓) اور غلط کے آگے (x) کا نشان لگائیں۔

جملے	درست/غلط
(الف) عمارتوں میں کئی چھوٹے بڑے دفتر ہیں جن میں کم و بیش پانچ ہزار آدمی کام کرتے ہیں۔	(✓)
(ب) شریف حسین کلرک درجہ اول کچھ سویرے دفتر سے نکلا۔	(x)
(ج) شریف حسین نے چونی نکال کر کوچوان کو دی۔	(x)
(د) ان کلرکوں میں ہر عمر کے لوگ شامل تھے۔	(✓)
(ہ) سنگ مرمر کے ٹکڑے کو وہ ایک مشہور آہن گر کے پاس لے گیا۔	(✓)
(و) وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ ترقی لطیفہ غیبی سے ہوتی ہے۔	(x)

۵۔ سبق کتبہ" کے متن کے حوالے سے درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں۔

(الف) "وہ لہجہ بگاڑ بگاڑ کر غیر زبان میں باتیں کرنے پر تلے ہوئے تھے۔"

وضاحت: اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی زبان یا لہجے کو خراب کر رہے تھے اور غیر زبان میں باتیں کرنے کی کوشش کر رہے تھے، جو کہ بے تکلفی یا تکلف کی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔

(ب) دنیا بھر کی چیزیں اور ہر وضع اور ہر قماش کے لوگ یہاں ملتے تھے۔"

وضاحت: اس جملے سے مراد یہ ہے کہ اس جگہ پر دنیا بھر سے مختلف اقسام کی چیزیں اور مختلف نوعیت کے لوگ آتے ہیں، یعنی یہاں بہت زیادہ تنوع تھا۔

(ج) اس نے محض اپنے شوقِ تحقیق کو پورا کرنے کے لیے قیمت پوچھی۔"

وضاحت: اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص نے قیمت اس لیے پوچھی کیونکہ وہ صرف اپنی تحقیق یا دلچسپی کو پورا کرنا چاہتا تھا، نہ کہ اس کا مقصد خریداری تھا۔

(د) وہ بڑا غفور الرحیم ہے، کیا عجب اس کے دن پھر جائیں۔"

وضاحت: یہاں پر غفور الرحیم سے اللہ تعالیٰ کی صفات کی طرف اشارہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ بہت مہربان اور معاف کرنے والا ہے، اور شاید اس کے دن بدل جائیں یعنی اس کی قسمت بہتر ہو جائے۔

۶۔ درج ذیل لفظوں پر اعراب لگائیں تاکہ ان کا درست تلفظ واضح ہو سکے۔

طمانیت	گتھیاں	حجاب	مسلط	مَشَقَّت	مژدہ

جوابات

الفاظ	اعراب	الفاظ	اعراب	الفاظ	اعراب
طمانیت	طَمَانِیَت	گتھیاں	گُھتِّیاں	حجاب	حِجَابْ
مسلط	مُسَلَّطْ	مشقت	مُشَقَّت	مژدہ	مُژْدَہ

(۷) درج ذیل نثر پارے کی تشریح کیجیے۔ تشریح سے پہلے مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی دیجیے۔

نثر پاروں کی تشریح

عبارت "گو اُن میں زیادہ تر کلرکوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔مشق بہم پہنچا رہے تھے۔"

گوان میں سے زیادہ تر کلرکوں کی مادری زبان ایک ہی تھی مگر وہ لہجہ بگاڑ بگاڑ کر غیر زبان میں باتیں کرنے پر نکلے ہوئے تھے۔ اس کی وجہ وہ طمانیت نہ تھی جو کسی غیر زبان پر قدرت حاصل ہونے پر اس میں باتیں کرنے پر اکساتی ہے بلکہ یہ کہ انھیں دفتر میں دن بھر اپنے افسروں سے اسی غیر زبان میں بولنا پڑتا تھا اور اس وقت وہ باہم بات چیت کر کے اس کی مشق بہم پہنچا رہے تھے۔

حوالۂ متن: **سبق کا عنوان:** کتبہ

مصنف کا نام: غلام عباس

سیاق وسباق

اس اقتباس میں، غلام عباس نے دفتر میں کام کرنے والے کلرکوں کی عادات اور اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ کس طرح وہ غیر زبان (جیسے انگریزی) میں بات کرتے تھے۔ ان کی مادری زبان ایک ہی تھی، لیکن دفتر میں کام کے دوران اُنھیں غیر زبان استعمال کرنی پڑتی تھی۔ اس اقتباس میں کلرکوں کے درمیان کی جانے والی بات چیت اور اس زبان کی مشق کرنے کی عادت کو بیان کیا گیا ہے۔

تشریح

اس جملے میں مصنف نے کلرکوں کی زبان کے استعمال کے بارے میں بتایا ہے۔ ”غیر زبان“ سے مراد وہ زبان ہے جو دفتر میں استعمال ہوتی تھی، جیسے انگریزی۔ مصنف نے یہ واضح کیا کہ کلرکوں کو اس زبان میں بات کرنے کا شوق نہیں تھا، بلکہ یہ ان کی مجبوری تھی کیونکہ دفتر کے کام میں اسی زبان کا استعمال ہوتا تھا۔ مصنف نے اس حقیقت کو اُجاگر کیا کہ یہ کلرک باہمی بات چیت کے دوران اس زبان میں مشق کرتے تھے تاکہ وہ اپنے افسران سے بہتر طریقے سے بات کر سکیں۔ یہ اقتباس دراصل اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ دفتر کی زبان (غیر زبان) کے ساتھ تعلق محض زبان کے سیکھنے کا معاملہ نہیں تھا بلکہ ایک عملی ضرورت بن چکا تھا۔

(۸) درج ذیل پیراگراف توجہ سے پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالوں کے جواب تحریر کریں۔

تفہیمِ عبارت

اہم علاقائی اور قومی تہوار کسی بھی ملک اور علاقے کی ثقافت اور روایات کا اہم حصہ ہوتے ہیں۔ یہ تہوار لوگوں کو آپس میں جوڑنے اور محبت، بھائی چارے اور یک جہتی کے جذبات کو فروغ

دینے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ پاکستان میں عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، یومِ آزادی، یومِ دفاع اور یومِ تکبیر جیسے تہوار قومی سطح پر بھرپور جوش و خروش سے منائے جاتے ہیں، علاوہ ازیں علاقائی تہوار مختلف صوبوں میں اپنی روایتی رنگینیوں کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں۔ ان تہواروں کے دوران میں نہ صرف مذہبی اور ثقافتی اقدار کو اُجاگر کیا جاتا ہے بلکہ یہ سماجی میل جول اور محبت کے پیغام کو بھی فروغ دیتے ہیں، جس سے معاشرے میں مثبت تبدیلیاں آتی ہیں۔

سوالات اور جوابات

(الف) کسی بھی ملک یا علاقے کی ثقافت اور روایات کا حصہ کسے قرار دیا گیا ہے؟

جواب: کسی بھی ملک یا علاقے کی ثقافت اور روایات کا حصہ اہم علاقائی اور قومی تہوار ہیں۔

(ب) مذہبی تہوار کون کون سے ہیں؟

جواب: مذہبی تہواروں میں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ شامل ہیں۔

(ج) قومی اور علاقائی تہواروں کے دو فائدے لکھیں۔

جواب: قومی اور علاقائی تہواروں کے دو فائدے یہ ہیں:

(۱) یہ تہوار لوگوں کو آپس میں جوڑتے ہیں اور محبت، بھائی چارے اور یک جہتی کے جذبات کو فروغ دیتے ہیں۔

(۲) یہ سماجی میل جول اور محبت کے پیغام کو بھی فروغ دیتے ہیں، جس سے معاشرے میں مثبت تبدیلیاں آتی ہیں۔

(د) پاکستان کے قومی تہواروں کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان کے قومی تہواروں کے نام یہ ہیں:

(۱) عیدالفطر (۲) عیدالاضحیٰ (۳) یومِ آزادی
(۴) یومِ دفاع (۵) یومِ تکبیر

(ہ) مندرجہ بالا عبارت کا موزوں عنوان تجویز کریں۔

جواب: مندرجہ بالا عبارت کا موزوں عنوان "پاکستان کے قومی اور علاقائی تہوار" ہیں۔

سرگرمی

طلبہ اس افسانے (کتبہ) کو اپنے لفظوں میں ایک کہانی کی صورت میں لکھیں اور دوستوں کو سنائیں۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ ''کتبہ'' پڑھانے سے پہلے طلبہ کو بتایا جائے کہ افسانہ کیا ہوتا ہے اور انھیں غلام عباس کے دیگر معروف افسانوں کے بارے میں بھی بتایا جائے۔

۲۔ طلبہ کو غلام عباس کے سوانحی حالات بیان کرتے ہوئے بتایا جائے کہ ان کا اسلوب بیان زندگی کے حقائق کو بیان کرنے میں بڑا دل کش ہے اور وہ حالات و واقعات کی لفظی مرقع کاری کرتے ہیں۔

۳۔ **طلبہ کو بتایا جائے کہ یہ انسان کی فطرت میں شامل ہے کہ وہ اپنے مستقبل کو تاب ناک کرنے کے لیے بڑے خواب دیکھتا ہے اور اس کی ساری عمر اپنے خوابوں کی تعبیر کی تلاش میں گزر جاتی ہے۔**

اساتذہ طلبہ کو یہ بتائیں کہ انسان کی فطرت میں خواب دیکھنا اور اپنے مستقبل کو بہتر بنانے کی خواہش رکھنا شامل ہے۔ یہ خواب انسان کو جینے کی امید اور آگے بڑھنے کا حوصلہ دیتے ہیں۔ ہر فرد اپنی زندگی میں کامیابی، خوشحالی اور ترقی کے بڑے خواب دیکھتا ہے اور اپنی پوری زندگی ان خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کے لیے محنت کرتا ہے۔

خواب اور مقصد

خواب دیکھنا انسان کے لیے اہم ہے کیونکہ یہ اسے ایک مقصد فراہم کرتے ہیں اور محنت کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔

محنت کی ترغیب

خوابوں کی تعبیر کے لیے انسان اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتا ہے اور مشکلات کا سامنا کرتا ہے۔

حوصلہ اور امید

خواب انسان کو امید دیتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی میں کچھ بہتر حاصل کر سکتا ہے۔